

## 98334- یوم عرفہ کاروزہ سنت نہ ماننے والے کا رد

### سوال

ہمارے ہاں ایک مولانا صاحب کہتے ہیں کہ : یوم عرفہ کاروزہ سنت نہیں، اور اس دون روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، آپ سے گزارش ہے کہ جناب والا آپ اس سوال کا جواب دیں، کیونکہ یہ مولانا صاحب یوم عرفہ کاروزہ نہ رکھنے کے پلٹ ف تحریر کر کے تقسیم کر رہے ہیں، جناب والا اسکا جواب ضرور دیں۔

### پسندیدہ جواب

یوم عرفہ کاروزہ عیر حاجی کے لیے سنت موکدہ ہے، ابو قاتدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

"یہ روزہ پچھلے اور ایک برس آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1162)۔

اور ایک روایت میں ہے:

"میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ پچھلے ایک برس اور آئندہ ایک برس کے گناہ معاف کرتا ہے"

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس مسئلہ کے حکم میں امام شافعی اور اصحاب کہتے ہیں: جو میدان عرفہ میں نہیں اس کے لیے یوم عرفہ کاروزہ رکھنا مستحب ہے، لیکن جو حاجی عرفات میں ہے اسکے متعلق امام شافعی اور اصحاب "المحضر" میں کہتے ہیں: اس کے لیے ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی بنابر روزہ نہ رکھنا مستحب ہے، اور ہمارے اصحاب کی ایک جماعت کہتی ہے اس کے لیے روزہ رکھنا مکروہ ہے، اس کی کراہت کی صراحت بیان کرنے والوں میں دارمی، بندیجی، اور محالی شامل ہیں، انہوں نے الجموع میں اور مصنف نے التنبیہ میں اور دوسروں نے بھی صراحت کی ہے "انہی"۔

دیکھیں: الجموع (6/428)۔

اور ابن قادمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہ (یوم عرفہ) عظیم شرف والا دن ہے، اور عید ہے اور اس کی بہت بڑی فضیلت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ اس دن کا روزہ رکھنا دو برس کے گناہوں کا کفارہ ہے" "انہی"۔

دیکھیں: المغنی ابن قادمہ (4/443)۔

اور ابن مفلح رحمہ اللہ خبی کتب کی کتاب "الفروع" میں لکھتے ہیں :

"اور عشرہ ذوالحجہ کے روزے رکھنے مسحیب ہیں، اور خاص کرنو ذوالحجہ (یوم عرفہ) کا روزہ تاکید ارکھنا مسحیب ہے اس پر اجماع ہے" انتہی.

دیکھیں : الفروع (3/108).

اور کاسانی رحمہ اللہ نے "بدائع الصنائع" خفی کتاب میں لکھا ہے :

"اور غیر حاجی کے لیے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا مسحیب ہے، کیونکہ اس دن روزہ رکھنے کے متعلق بہت ساری احادیث وارد ہیں، اور اس لیے بھی کہ عشرہ ذوالحجہ کو دوسرا سے ایام پر وہ فضیلت حاصل ہے جو کسی اور کو نہیں، اور اسی طرح حاجی کے حق میں بھی روزہ رکھنا مسحیب ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر روزہ اس کے لیے وقوف عرفہ اور دعا و عبادت کرنے میں کمزوری کا باعث نہ بنے، کیونکہ اس طرح اللہ کا قرب حاصل کرنے والی یہ دونوں عظیم عبادات کو جمع کیا جاسکتا ہے، اور اگر یہ اس کے لیے کمزوری کا باعث بنے تو پھر مکروہ ہے، کیونکہ اس دن کے روزے کی فضیلت تو کسی اور برس بھی حاصل کی جاسکتی ہے، اور عادت ایہ حاصل بھی ہو جاتی ہے، لیکن عام لوگوں کے لیے وقوف عرفہ تو زندگی میں ایک بارہی حاصل ہوتا ہے، تو اسے کا حصول اولی اور افضل ہے"۔

دیکھیں : البدائع الصنائع (2/76).

اور فہم مالکی کی کتاب "شرح مختصر الحنفی" میں درج ہے :

"اور اگر حج نہ کرے تو یوم عرفہ اور عشرہ ذوالحجہ کے روزے رکھنا"۔

شرح : اس سے مصنف کی مراد یہ ہے کہ غیر حاجی کے لیے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا مسحیب ہے، اور حاجی کے لیے روزہ نہ رکھنا مسحیب ہے تاکہ وہ وقوف عرفہ میں دعا و غیرہ عبادات کے لیے تقویت حاصل کر سکے، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی حج میں روزہ نہیں رکھا تھا" انتہی.

دیکھیں : شرح مختصر الحنفی للزشی (6/488).

اور حاشیہ الدسوقی میں لکھا ہے :

"پھر اسکا یہ قول کہ : اور یوم عرفہ کا روزہ مندوب ہے.... اخ."

اس سے مراد مندوب ہونے کی تاکید ہے، وگرنہ روزہ رکھنا تو مطلقاً مندوب ہے"۔

دیکھیں : حاشیہ الدسوقی (5/80).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

"حاجی اور حاجی کے علاوہ دوسرے افراد کے لیے یوم عرفہ کا روزہ رکھنے کا حکم کیا ہے؟"

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"غیر حاجی یعنی عام شخص کے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا سنت موقکدہ ہے، یوم عرفہ کا روزہ رکھنے کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا:

"مجھے اللہ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ایک برس قبل اور ایک برس بعد کے گناہ معاف کر دے گا"

اور ایک روایت میں ہے:

"یہ پچھلے ایک برس آئندہ ایک برس کا کفارہ ہے"

لیکن حاجی کے لیے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا مسنون نہیں، کیونکہ جب الوداع میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عرفہ کا روزہ نہیں رکھا تھا، صحیح بخاری میں میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یوم عرفہ کے روزے کا شک تھا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو دھن بھیجا تو آپ نے دوران وقوف ہی سب لوگوں کے سامنے اسے نوش فرمایا" انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن عثیمین جلد (20) سوال نمبر (404).

اس لیے حاجی کے حق میں یوم عرفہ کا روزہ رکھنا مسحیب نہیں، بلکہ مکروہ ہے، تو اگر منکلم کی یہ مراد ہے تو پھر اس نے بات صحیح کی ہے، لیکن اگر اس کی مراد غیر حاجی کے لیے بھی یوم عرفہ کا روزہ رکھنا مشروع نہیں، تو یہ غلط ہے، اور صحیح احادیث کے خلاف ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

واللہ اعلم.